نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲ر — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول ۱۴ر

نمبر ۲۶ - جلد ۱ — لودیانہ ۲۸ - اگست ۱۸۷۳ء — قیمت ۲ پاسی

سفیر یارقند

پایونیر میں بحوالہ اُسکی سرحدی کارسپانڈنٹ کے سید یعقوب خان سفیر یارقند کی نسبت کچھ خبر درج ہے جو سُننے میں نہ صرف عجایب بلکہ ہیبت ناک معلوم ہوتی ہے۔ اخبار اگرچہ اِس خبر کو دیرینہ بیان کرتا ہے مگر سرحدی ممالک میں اِسکا تذکرہ بدستور جاری رہنا اُس سے مترشح ہے۔ اتالیق غازی اِس یعقوب خان اپنے بھتیجے سے کسی امر پر نہایت ناراض ہو گیا تھا بلکہ اُسکے قتل کے تردد میں تھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بصلاح سید غفور شاہ نقشبندی کاشمیری کے جو یارقند کا مفتی اعظم اور اتالیق کا بڑا مشیر ہے اِس شرط پر اُسکی جان بخشی ہوئی کہ واسطے مقبولی خطاب غازی کے از حضور حضرت عبدالعزیز سلطان روم سلطانی فرمان بثبت ہلالی طلائی مہر مُہری لکھا لاوے جسکے رو سے اتالیق کو درجہ نیابت سلطان و قایمقامی مسند نبوی ممالک وسط ایشیا میں حاصل ہو جاوے (یہہ سید یعقوب سابق میں ایک زمانہ تک بطور ایلچی خان توقند کے قسطنطنیہ میں رہ چکا ہے) اور یہہ گرم افواہ ہے کہ اتالیق نے اُسکو مطلق اختیار نہیں دیا تھا کہ گورنمنٹ ہند کا مشن بطرف یارقند منظور کرلے یا واپسی اُنکے وقت اپنے ہمراہ لاوے۔ پس یعقوب خان نے یہہ سب کچھ گورنمنٹ ہند کے خوش کرنے یا اپنا اعتبار بڑھانے اور اپنے سفر کی سہولیت اور عمدہ عمدہ ضیافتیں لینے کے واسطے بطور خود کیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہہ خبر گورنمنٹ کے کان تک پہنچ گئی ہے اور بعد تحقیقات ثابت ہو گئی کہ محض باطل اور بے بنیاد ہے۔ ورنہ ہماری عاقل اور دور اندیش سرکار جسکی تمیز دوسری ضرب المثل ہے ایک بے اعتبار خبر پر کیوں اتنی بڑی دھوم دھام اور صرف کثیر کی تیاری کرتی۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ گو گورنمنٹ پر اسکا بطلان ثابت ہو گیا تھا مگر جبکہ سرکاری طور پر اُسکا عام اشتہار نہیں دیا گیا تھا اسواسطے خصوصاً سرحدی لوگوں کے زُعم میں یہہ خبر بدستور سمائی ہوئی ہے۔ اور اور دیکھو کہ نسبت سفیر مذکور کے یہاں کے لوگوں میں بھی ایک طرحکا وسواس پیدا ہو گیا تھا کیونکہ جب سے وہ بارادہ قسطنطنیہ ہندوستان سے رخصت ہوا پھر اُسکا کوئی پتہ یا خبر نہیں۔ مگر اب بحوالہ التحریر انگلشمین معلوم ہوا کہ یعقوب خان تا حال استنبول میں ہے اور اُس نے گورنمنٹ کو اِس امر کی وجہ قابل اطمینان لکھ بھیجی ہے جس کے رو سے اب گورنمنٹ کو کسیطرحکا وسواس اُسکے راستی قول کی نسبت نہیں رہا۔ ایک اور اخبار سے معلوم ہوا کہ سفیر مذکور نے حضرت سلطان روم کے حضور میں بڑے قیمتی تحایف پیشکش کئے منجملہ اُنکے ایک طلائی جلد اور خاص طلائی تحریر کا قرآن مجید اور ایک لاثانی شمشیر جسکا قبضہ اور نیام بالکل الماس اور جواہرات سے مرصع اور پرتلے پر سراسر موتیوں کا کام ہے۔ سفیر کی ملاقات اُنھیں خدیو مصر سے جو بتقریب جشن تخت نشینی حضرت ظل سبحانی کے وہاں وارد تھے اور جلیل سید عبدالرحمان ظاہر وزیر و سفیر سلطان اچین سے جو بغرض زیر حمایت رہنے سلطان کے آیا تھا خاطر خواہ حاصل ہوئی۔ اسمیں کچھ شک نہیں رہا کہ سفیر مذکور اب اور تاریخ ماہ حال تک ہندوستان میں داخل ہوگا اور مسٹر فورسائتھ صاحب کو جو صرف اُسکے انتظام میں شملہ پر بیٹھے ہیں ہمراہ لیکر یارقند کو روانہ ہوگا۔ لیکن موسم اب گو خراب ہے اور ہو سکتا ہے کہ اُن حاجیوں کو راستہ میں کسیقدر تکلیف ہو۔ زیادہ تر تکلیف بارش کی ہے کیونکہ پہاڑوں پر تو روز لگاتار ہی برستا ہے۔ ہم دعا مانگتے ہیں کہ جبکہ سرکار کا اِس مشن پر صرف کثیر ہوا ہے اور حقیقت میں ایسا جاری مشن کسی گورنر جنرل سابق کے عہد میں روانہ نہیں ہوا خدا کرے بخیریت تمام یارقند میں داخل ہووے اور بخیر بآرام واپس آوے +

انسداد قبیح رسومات

چونکہ ہر ایک جگہہ انسداد رسومات بد کا انتظام قرار واقعی ہو گیا ہے مگر اِسجگہ باعث کم توجہی اہالیان کمیٹی کچھ بھی نہیں ہوا سو ضرور ہونا چاہئے +

اوّل یہہ کہ دریائے ننگا گھاٹ پر جو مستورات ہندو خواہ مسلمان صاف برہنہ ہو کر نہاتی ہیں بدن پر ایک پارچہ تک بھی نہیں ہوتا کسی کو اپنے ننگ و ناموس کا کچھ خیال نہیں یہہ بالکل موقوف ہونا چاہئے۔ دوئم یہہ کہ موقع شادی پر مستورات بازاروں میں گیت فاحش و دشنام عام گاتی پھرتی ہیں بالکل موقوف ہونا چاہئے۔ سوئم یہہ کہ عام بازاروں میں اور شارع عام میں مستورات کا مُردوں کے پیچھے سیاپا سر و سینہ برہنہ کرکے کرنا بالکل موقوف چاہئے چہارم یہہ کہ حسب موقع میلہ وغیرہ مستورات دوپٹہ باریک کہ جس سے کل بدن جو

لایق پوشیدہ کے ہو صاف نظر آتا ہی اور نیچے دوپٹہ کے کُورتی بالکل نمار دار اور اکثر ایک طرف سے کان جانب راست باہر نکالتی ہیں۔ دویم لنگرہ بھی باریک ہوتا ہی چونکہ آیندہ ایسا انتظام ہو جاوے کہ کوئی عورت باکُورتی دوپٹہ باریک نہ پہنے اور نیچے لنگرہ کے پاجامہ ضرور رکھنا چاہئے بصورت بے غنالگی وارثان اُس عورت کو تدارک چاہئے پانچویں یہہ کہ وقت شام اکثر مستورات دیسی میں متصل تلوے کے جو پاخانجات زنانہ ہیں خوب پوشاک زیور پہنکر نکلتی ہیں تو اُس جگہہ لوچہ لونگاڑے بدمعاش لوگ کھڑے رہتے ہیں اور آمدورفت مستورات کو چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں اسمیں سراسر نامناسب اور پردہ فاحش ہوتا ہی چونکہ دریبی میں اکثر پہرہ پولیس رہتا ہی وہ نگران رہے اور منادی ہو جاوے کوئی عورت ایسا کام خراب نکرے اور ایسی پوشاک زیور پہنکر باسبب نہ جاوے۔ چھٹی یہہ کہ ایک رسم اس جگہہ بڑی بھاری خراب ہی یعنے یہہ کہ ہر ایک محلہ میں مستورات فاحشہ بدکار فاحگیاں رہتی ہیں سو اُنکے رہنے سے چند طرح کی خرابیاں ہیں اول خوف بیماری آتشک وغیرہ کا دویم واردات کا اُن کے گھر میں بدمعاش آکر رہتے ہیں اگرچہ اسوقت کوئی ایسی واردات کا نام بھی نہیں سُنا جاتا کہ جبحہ مسٹر وار برٹن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس شیر بکری یکجا پانی پیتے ہیں کہ پھر بھی خیال ہی ہجوم ایسی ایسی فاحشہ بدکار کا ہر ایک محلہ میں رہنا بالکل موقوف چاہئے ایک بازار مانند بازار لوچہ کے فاحگیاں کو تجویز ہو جاوے ایسی جگہہ رہا کریں جو کہ ایسی رسومات بد کا انتظام ہونا ضرور ہی ہر ایک محلہ ہر ایک قوم کا ایک ایک شخص طلب ہو کر بخوشی خواہش ہو جاوے اور تمام شہر میں منادی ہو جاوے تو بخوشی انتظام ہو جاویگا اور لاہور میں بھی ایک جلسہ تاریخ ۱۶ ماہ جون ۱۸۸۳ء کو کوتوالی میں ہو کر باہتمام اہلیان کمیٹی بخوشی ہو گیا ہی یہاں بھی اہلیان کمیٹی بخوشی انتظام فرماوے+

نور افشاں۔ اکثر اخبارات سے واضح ہوتا ہی کہ پنجاب کی عورات کے واسطے ہر ایک شہر میں کچھ کچھ انتظام ہوتا جاتا ہی اور ہم بھی بیان مذکورہ بالا میں بعض امور سے متفق ہیں مگر سوال یہہ ہی کہ مردوں کے لئے جو کُل فاحشہ عورات کے خراب ہیں کچھ انتظام کیوں نہیں کیا جاتا اگر بدمعاش اور لچوں کے لئے بھی کچھ کیا جائے تو ازبس مناسب معلوم دیتا ہی+

اخبارات ملکی و ولایتی

خبر۔ استنبول میں مسلمان مستورات رفتہ رفتہ ان خاندان شریف نے مشرقی قطع کے ازار بند ترک کرکے انگریزی میموں کے گون وغیرہ لباس پہننا شروع کر دیا ہی+

نور افشاں۔ یہہ سب حضرت تعلیم کے نتایج ہیں ورنہ کہنے کو ہند میں کیا مسلمان نہیں ہیں۔ عورات تو درکنار خود مرد ایک انگریزی جوتا یا پتلون پہننے والے کو کفر کا فتوی دیتے نہیں شرماتے+

بمبئی۔ کہتے ہیں کہ گورنر بمبئی ماہ اکتوبر اور نومبر میں لاہور میں آوینگے+

جناب ویسرائے بہادر۔ نواب گورنر جنرل بہادر یکم نومبر کو شملہ سے روانہ ہونگے اور کچھ روز دہلی آگرہ اور لکھنؤ میں قیام کرکے یکم دسمبر کو رونق بخش کلکتہ ہونگے آگرہ میں ایک کیمپ اور دربار اور کونسل ہوگی اور ایک دربار لکھنؤ میں بھی منعقد ہوگا+

طغیانی سون۔ دریائے سون سب سے اونچے پیمانہ پانی سے چھ فٹ اونچا چڑھ گیا اور پل ریلوے کے کناروں کے قریب تک پہنچ گیا+

آغا خان۔ شاہ فارس کا عمزاد بھائی آغا خان نامے بنگلور میں قیام پذیر ہی۔ اُنکی عمر ۹۰ برس کی ہی کسی زمانہ میں آپ سلطنت فارس کے کل مختار تھے+

بنگلور میں سانپ بہت کثرت سے مارے گئے ۲۲ جون سے ۲۱ جولائی تک ۲۰۰۰ سے زیادہ کے لئے انعام دیا گیا ۱۰۰ اُن میں سے پورے قد کے تھے اور اُنکا زہر قاتل تھا اور بعضے دفعہ ۱۶ انچ لمبے تھے+

فتح گڈھ۔ مرزا ماہ حال کہ صبح کیوقت ایک صاحب کا ملازم بوٹ صاف کر رہا تھا یکلخت اپنا کام چھوڑ گیا اور صاحب کی بندوق لیکر اپنے ہم خدمت کو بلا سبب مار ڈالا بعد ازاں چلک اوپین

فیروز پور۔ سنتے ہیں کہ یہاں ایک ہولناک واردات ہوئی ۱۲ رجمنٹ کے اسکول ماسٹر کی بی بی کی لاش ایک چاہ میں پائی گئی افسوس ہی کہ اُسکی شادی کو ایک برس ابھی نہیں ہوا تھا مفصل حال اب تک معلوم نہیں ہوا ہی+

آچین۔ پینانگ گزٹ میں مرقوم ہی کہ حکایت ذیل باعث جنگ آچین ہوئی ہی۔ ایک ہندو مسخرہ مسلمان ہو کر سلطان آچین کی خدمت میں بطور خانساماں کے ملازم ہوا رفتہ رفتہ طاقت پا گیا اُسنے اپنا فایدہ حاصل کرنیکے لئے اہل ڈچ سے کچھ عہدنامہ کیا اور اپنے آقا کا کچھ ملک نیا تھا اُنکو دیدیا علاوہ اس فریب کے یہہ کیا کہ ایک اجازت نامہ واسطے جاری کرنے ایک جہاز کے دیا اُنہوں نے تمام دریا وظیفوں کو جو اُس ملک کی نواح میں تھے واخذ کئے+

نئی ایجاد۔ پروفیسر ماسیل گارڈنر نے جو شہر واشنگٹن میں بجلی سے روشن کرتا ہی ایک طریقہ ایجاد کیا ہی جس سے بندوق بدون گھوڑے اور ٹوپی کے چل جاتی ہی بندوق کے دستے کے درمیان ایک گوند باٹری یعنے لیدن لوئل اور کچھ ربڑ بجلی کے پیدا کرنیکے لئے لگایا جاتا ہی اُس جگہہ سے کارتوس تک ایک تار ہوتی ہی پھر یوں کیا جاتا ہی کہ ایک سوئی اُنگلی سے دبائی جاتی ہی جس سے بجلی کا چنگاڑا کارتوس تک پہنچتا ہی اور بارود چل جاتی ہی۔ صاحب پبلک اوپینین کا قول ہی کہ اگر پروفیسر موصوف صرف ایک اور ترقی اسمیں کرے جس سے گولی بغیر بندوق اور بارود کے چل جائے تو کوئی اُسکی ہمسری نکرسکیگا اور اُسکی شہرت میں ایک اور زینت ایزاد ہوگی+

خودکشی۔ رشنبہ کے روز جب ٹرین امین مرتضی پور اور کولہ

کے راستے کے پُل پر جا رہی تھی ڈرائیور نے دیکھا کہ ایک آدمی نے ایک طرف سے آگے بڑھکر اپنی گردن ریل کی لین پر رکھدی ٹرین کے روکنے کے لئے ہر چند تدابیر کی گئیں مگر کچھ پیش نہ گئی اور ساری ٹرین اُس کمبخت کے اوپر سے گذر گئی جس سے اُسکا سر بالکل دھڑ سے جدا ہو گیا +

ضلع کے پولیس کی زبانی جو اُسیوقت وہاں آپہنچے معلوم ہوا کہ وے اُس آدمی کی تلاش میں تھے اس لئے کہ اُسنے اپنی جورو اور بچے کو مار ڈالا تھا معلوم دیتا ہی کہ اُسنے پولیس کو نزدیک دیکھ کرکے اور اپنے بچاؤ کا کوئی طریقہ نپا کر ارادہ کیا کہ پولیس کو میری بابت زیادہ تحقیقات کرنے میں تکلیف نہووے پس اپنے تئیں ہلاک کیا +

مقدار وکثافت آفتاب۔ آفتاب کا قطر...... میل ہی اگر زمین کا قطر ۱ انچ فرض کیا جائے تو اُسکے مقابل میں آفتاب کا قطر ۱۰ فیٹ ہوگا اور اگر آفتاب کے مرکز میں زمین کو رکھا جائے تو قریب دو چاند کے آفتاب کے سطح میں آسکتے ہیں کیونکہ چاند زمین سے ...۲۴۰ میل کے فاصلہ پر ہی اور آفتاب کا نصف سطح ....۴۳۰ میل ہی آفتاب کا حجم زمین سے پندرہ لاکھ گنا زیادہ ہی پر اُسکا مقدار اُسکے حجم کے موافق نہیں ہی اور اُسمیں قوت جاذبہ ۲۸ گنا بنسبت زمین کے زیادہ ہی پس اگر عام وزن کا آدمی سطح آفتاب پر جائے تو اُس کا وزن قریب ۲۴ من کے ہوگا +

شاہ فارس کی غیر حاضری میں اکثر دیہات اور قصبات راہزنوں اور چوروں کے گروہوں سے نہایت تکلیف اُٹھاتے ہیں راستوں میں امن نہیں ہی چند روز ہوئے حاکم کرمان نے لٹیروں کی خبر پاکر ایک دستہ سوار ان کا اُنکے تعاقب میں روانہ کیا لیکن اسکا نتیجہ سخت ہوا وہ بدمعاش اُن سواران پر غالب آئے اور تمام اُنکے کپڑے چھین کر گرم لوہے سے اُنکے بدن پر داغ لگایا اور حاکم کے پاس یہہ پیغام بھیجا کہ آپ شہر کے حاکم ہیں اور جنگلوں کے مقام یزد میں بھی ایک قافلہ لُوٹا گیا

اور یہہ بھی واقع ہوا کہ ایک اور گروہ لوٹیروں نے آکر پیلی گرد کو لوٹ لیا جنھوں نے شہر میں آکر بیان کیا کہ ہم لوٹ کا مال اُنکے اصل مالکوں کو نصف قیمت پر دینے کے لئے تیار تھے +

از ٹیمس آف انڈیا

واقعہ حیرت افزا۔ اخبارات نیویارک میں مذکور ہی کہ پروفیسر ادموٹینی ایک سخت طور سے جان بحق ہوئے صاحب موصوف ایک کاغذ کے غبارہ میں جو گرم ہوا سے بھرا ہوا تھا آسمان کی طرف چڑھے صرف ایکسو گز کی بلندی پر پہنچے تھے کہ غبارہ میں کچھ نقص معلوم دیا موٹیڑہ میل کی اونچائی پر پہنچکر غبارہ گاڑی میں سے نکل گیا جس سے وہ اُلٹ گئے اور صاحب موصوف زمین پر گر کر پارہ پارہ ہوگئے +

مسٹر فورسائتھ صاحب۔ دوشنبہ کے روز اپنی سفارت کے لئے روانہ ہوگئے اغلب ہی کہ ایلچی یارقند ۲۰ ستمبر کو یہاں پہنچینگے اور بلا توقف آیندہ کوچ کرینگے +

از انڈین پبلک اوپنین

انارکلی۔ ہفتہ گذشتہ میں انارکلی کے بازار میں دو گوروں نے جو اب تک گرفتار نہیں ہوئے ایک سخت راہزنی کی معلوم ہوتا ہی کہ اُنہوں نے ایک ہندوستانی سے جو ایک یابو پر سوار ہوئے جاتا تھا کچھ شراب مانگی لیکن اُس نے انکار کیا پھر کچھ نقدی مانگی اسکا بھی جب اُسنے انکار کیا تب اُنہوں نے اُسکو یابو سے اُتار کر اُسکا کُرتہ چھین لیا بعد بہت سی تلاش کے اُسکی جیب میں سے کچھ نقدی پائی جسکو لیکر وے چلے گئے تعجب کی بات ہی کہ یہہ واقع روز روشن میں علانیہ ظہور میں آیا کوئی اُن خطاکاروں کا مفصل بیان نکر سکا سوائے اِسکے کہ وے دو گورے تھے افسوس ہی کہ اِس سوال کا کچھ جواب نہیں ملتا کہ اُسوقت پولیس کیا کرتا تھا +

کلکتہ۔ ہمارے ایک ہمعصر کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اِس ماہ حال کو شاہزادہ محمد ہمایوں شاہ کی روبکاری علت دروغ

حلفی میں صاحب ایڈیشنل جج کی عدالت میں ہوئے جہانسے عند الثبوت جرم کے ۹ ماہ کی محض قید کی سزا کا حکم ہوا +

وفات۔ کمال افسوس کی بات ہی کہ ۱۰ اگست کی شام کو شملہ میں ناگپور سے تار برقی پہنچا کہ کل صبح کے وقت مسٹر ولمٹ صاحب ڈایرکٹر آف پبلک انسٹرکشن صوبجات وسط کے انتقال کر گئے صاحب موصوف دہلی میں بہت ہی مشہور تھے جہاں کچھ عرصہ تک پرنسپل کالج بھی رہے تھے +

کمپنی تجارت۔ سُنتے ہیں کہ مری میں وسط ایشیا میں تجارت کرنیکے لئے ایک کمپنی مقرر ہوئی ہی مسٹر رسل صاحب مقیم پشاور نے اِس بات کو پنجاب گورنمنٹ کے پیش کیا ہی ڈاکٹر ریحمین صاحب کمشنر سابق لیہ نے کمپنی مذکور کو اسکی مفید خبریں دی ہیں +

برودہ۔ آجکل اکثر اخبارات میں بدنظمی معاملات ریاست برودہ کا چرچا ہو رہا ہی ہم بھی اپنے شائقین کے لئے مختصر حال ٹیمس آف انڈیا سے نقل کرتے ہیں۔ ابتدا میں مہاراجہ برودہ مقام پدرا میں مقید تھے اور جب سے گدی نشین ہوئے بباعث اُنکی بزدلی اور استغنائے کے اہلکار جو چاہتے تھے سو کرتے تھے یہاں تک کہ آخرکار مفاجین کی صلاح ومشورت سے وہ ہر طرح کی عیاشی میں مبتلا ہوئے اور جو تجویز صاحب رزیڈنٹ بہادر نے انتظام ریاست وبہبودی رعایا کے باب میں دینی چاہی اُنہیں مشیروں نے مہاراجہ کو اُسکی تعمیل سے باز رکھا اور کسی نوع سے معاملات ریاست میں متوجہ ہونے دیا بلکہ یہہ کہا کہ برودہ راج میں ہر طرح سے امن وامان ہی اور نیز یہہ کہ صاحب رزیڈنٹ کو کچھ اختیار نہیں کہ معاملات ریاست میں دست اندازی کریں اور دیوان صاحب جو بذات خود مرتکب اور انتظام ریاست کے ہر ایک نوع سے ذمہ دار ہیں بجائے اِسکے کہ بہبودی حال رعایا اور انتظام ملکی کی طرف متوجہ ہوں ہر قسم کی خرابیاں برپا کر رہے ہیں اور دستور مذکور کو جو نہایت درجہ تک پہنچ گیا ہی دیوان صاحب نے ایجاد کیا ہی حتی کہ اون

سپاہی بھی جب تک کہ مہاراجہ اور دیوان کو تدارک مذکور سے طمانیت حاصل نہیں کرسکتا ہے بصدیوانصاحب کی جو تین عدالتین ہیں اُنہوں نے ایسا اتفاق کیا ہے جس سے مہاراجہ صاحب سخت مشکلات میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ انہیں سے ایک شرف اور اُسکا بھائی فوجدار ہے جسکو مہاراجہ گائکوار سابق نے قید کرکے سخت جرمانہ کی سزا دی تھی وہی اب بعہد مہاراجہ کے اس عہدہ اعلیٰ پر مامور ہوگیا ہے +

دو حاکم جو واسطے تحصیل مال کے مقرر ہوئے ہیں اُنہوں نے دولت زر مال کے لئے سوائے اِسکے اور کوئی نئی تدبیر نہیں نکالی کہ جو شخص سب سے بھاری نذرانہ گذرانے وہی مال جمع کرے چنانچہ اِس انتظام سے سہ چند چہار چند زیادہ مال رعایا سے وصول کیا جاتا ہے جس سے یہہ گمان گذرتا ہے کہ ریاست بڑودہ کا خزانہ خوب معمور ہوگیا ہوگا لیکن ہم اسبات کے دریافت کرنے سے از بس متحیر ہیں کہ خزانہ میں بجائے ۲۰۰۰۰۰ کے ۶۰۰۰۰ روپیہ رہ گیا اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سرداران موروثی اور سپاہ و دیگر ملازمان گائکوار کی تنخواہ باقی ہے یا وے بالکل موقوف کئے گئے +

اب مہاراجہ صاحب نے مفسدہ برپا ہونیکے اندیشہ سے صاحب ریذیڈنٹ سے واسطے امداد کے درخواست کی ہے۔ فی الحقیقت ایسے شخص کا یہی انجام ہوتا ہے صاحب ٹیمس آف انڈیا کی رائے یہہ ہے کہ مہاراجہ کو سب سے عمدہ تدبیر یہہ کرنی چاہئے کہ تمام اہلکاروں کو ریاست سے خارج کردیں +

جالندھر۔ ۳۰ تاریخ حال کو مسمی گلی چار بجرم قتل عورت پھانسی دیا گیا اِس شخص سے غیرت بدکاری عورت مذکورہ نے یہہ فعل کرایا تھا +

نورافشاں۔ غیرت یا غصہ بھی آدم زاد میں ایک بھاری بلا ہے۔ دانا کی دانائی اور عالم کا علم ایک آن میں چھین کر انسان سے درندہ حیوان بنا دیتا ہے **مصرعہ** خدا محفوظ رکھے اِس بلا سے۔ اور انجام اِس کا اکثر حرام موت ہے +

خلاصہ اخبارات تار برقی از ابتدائے ۱۴ ارتا ۲۰ اگست سنہ ۱۸۷۳ع

انگلستان۔ گورنمنٹ نے کنارہ مغربی افریقہ سے قوم اشانٹی پر مہم کرنیکا ارادہ کیا ہے **قسطنطنیہ**۔ ۱۴ ماہ حال کو ایلچی یارقند قسطنطنیہ سے روانہ ہندوستان ہوا۔ **ہسپانیہ**۔ ہسپانیہ والوں کے ایک جہاز نے ایک انگریزی اگنبوٹ کو جسمیں کارلسٹوں کے لئے سلاح جنگ تھے بمقام ناشٹر پیا پکڑ لیا کرنیل سٹوارٹ صاحب و دیگر اشخاص کی جو اُس اگنبوٹ میں تھے شہر سین سیبا سپین کی عدالت میں روبکاری کیجائیگی جن پر گمان کردے سمندری غارتگر ہیں۔ **وائنا**۔ اگزیبشن سے کلکتہ کے جیولاجیکل سروے آفس کو ونیز ڈاکٹر لائیٹنر صاحب کو ایک ڈپلوما ملیگا۔ **عدن** سے سورلیشش تک سمندر میں تار برقی لگائی جائیگی +

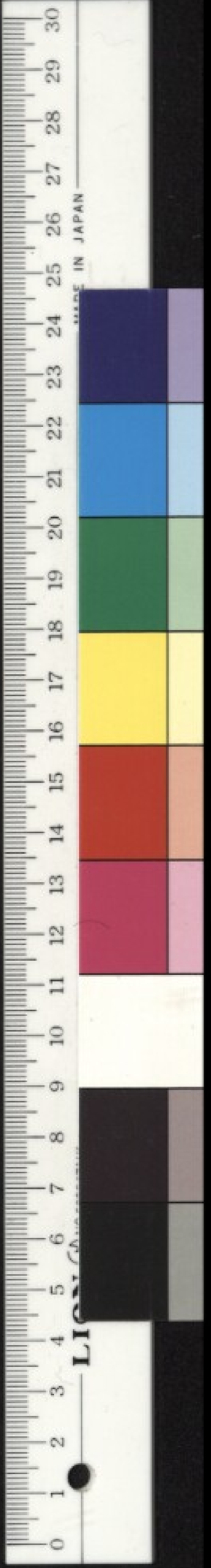
سوال قابل غور

کاشف اسرار ظاہر و پنہاں صاحب مہتمم نورافشاں۔ سلام عرفیہ بجالاتا صرف ایک امر محل اُٹھا کر گو ہار تنگ کرتا ہوں۔ اسکو قبول فرمائیے اور اِس چھوٹے سے سوال کو جو ذیل میں درج ہے اپنے اخبار دُربار کے کسی گوشہ میں جگہ دیجئے بندہ آپکا نہایت ممنون ہوگا اور جس صاحب کا جو جواب شافی عنایت کریگا بہت ثناخوان۔ دیکھئے اِس ملک ہند میں مختلف مذاہب رائج ہیں اور ہر ایک اہل مذہب کے منہ سے بجز ہیچ ما دیگرے نیست کے اور کوئی صدا نہیں نکلتی ایک طرف منشور محمدی برج گنبر پر کھڑا ہوکر آواز بلند بانگ دے رہا ہے کہ میں نے کل مسیحیوں کو پامال کردیا دوسری طرف ہدایت الـ لوگ (عیسائی بیچارے تو کس حقیقت میں ہیں) بلکہ صاحب منشور محمدی کو بھی نرا جاہل اور معرفت خالق و مخلوق سے نرا اگیان بکارتے ہیں۔ ادھر برہمو لوگ کل الہامی کتابوں اور الہامی مذاہبوں کو بالکل واہیات سمجھکر سب کو انگشت طعن دکھلارہے ہیں ادھر زاہد اور تمیشی لوگ جا ہی سنگھ بجا رہے ہیں کہ ہمیں گفتگو سب نکمی ہے صرف عمل چاہئے یعنے تارک الدنیا ہوکر نفس کشی کرو اور جسم کو زیر کرکے روح کو تقویت دو اور جب یہہ حال ہے تو شاید اسیواسطے منصف بے طرفدار یعنے عقیل لوگ اب تک کسی مذہب کی قید میں نہیں پھنسے۔ وہ راستی اور سچائی کے طالب ہیں اور نظر برآں ہر ایک مذہب کو بنظر غور مطالعہ کرتے ہیں بلکہ اور زیادہ ساکت بڑھکر بول اُٹھتے ہیں اور بعد ازاں عام ہر ایک اہل مذہب سے سوال کرتے ہیں اور جس فریق کے جواب باصواب میں اپنی دلی تسکین دیکھینگے اُسکے نہایت مشکور ہونگے حالانکہ ابھی یہہ وعدہ نہیں کہ اُنکے مذہب کی فی الفور پیروی کیجائیگی +

سوال۔ قاعدہ ہے کہ تشبیہ بغیر دیکھنے مشبہ کے بالکل ناقص ہے یا صفت بلا مشاہدہ موصوف محض ہیچ۔ مگر تعجب ہے کہ کسی مذہب میں بھی خدا کا خیال بالتشبیہ یا صفت نہیں پایا جاتا۔ جو صفتیں یا خوبیاں انسان اپنے میں بہتر سمجھتا ہے اُنہیں کا تشبیہاً خدا پر اطلاق کرتا ہے اور جہاں تک خدا کے نام پائے جاتے ہیں وہ سب صفاتیں ہیں اور کوئی ظاہرا ایسا نہیں کہ جس سے اُس ذات کی کیفیت آگاہی حاصل ہو۔ پس جس مذہب میں خدا کی ہستی کا خیال بلا تشبیہ یا صفت موجود ہے اُسکے پیرو مہربانی کرکے ہمکو دکھلاویں خواہ بذریعہ پرچہ نورافشاں خواہ منشور محمدی یا برہموں اخبار یا کوہ نور وغیرہ کے اطلاع دیں ہم تہ دل سے شکریہ ادا کرینگے اور اگر اس معاملہ میں سب کا حال یکساں ہی ہے اور ہموں آتش ورکاسہ تب ایک کو دوسرے پر فخر کرنا اور اپنی جماعت کے لوگوں میں بیٹھکر گلا پھاڑ کی طرح لافیں مارنا کہ ہمنے فلانے مذہب کو بالکل ہرادیا فلانے کو لاجواب کردیا کیا معنے رکھتا ہے اور اپنے ہی منہ سے میاں مٹھو بننے اور آپ ہی جگ جگ جی کہہ لینے سے کیا فایدہ۔ ایک معروف شیرازی شاعر کا قول اِس موقعہ پر کیا مناسب معلوم ہوتا ہے

مصرع جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ + چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

کیوں عجز یا فروتنی کو کام نہیں فرماتے یا یہہ کہ جیسا ہی اسکو مان لیا ہے گر عرفان کا دعویٰ کیوں ہے +



حصہ دوم در باب اغلاط صیانت الانسان

حصہ اوّل میں مصنف صیانت الانسان کی نیک نیتی ظاہر ہوئی ہے
اب ارادہ ہے کہ بعض اُسکی غلط گوئیاں ظاہر کیجاویں اور وہ
ایسی ہونگی کہ جنکے ابطال سے بخوبی واضح ہوجاوے کہ مصنف
صاحب نے یا تو خود دھوکھے میں آکے جھوٹھ کو رواج دیا ہے
یا اپنی کتاب میں جان بوجھ کر جھوٹھ درج کرکے ناظرین کو فریب
دینا چاہتے ہیں مگر دونوں حال میں ظاہر ہے کہ اُنکا کہنا قابل
اعتبار نہیں ہوسکتا اگر اُنہوں نے قصداً فریب دیا تو کون اُن
کے اقوال کی سماعت کریگا اور اگر وہ خود فریب خوردہ ہیں تو کون
اُن پر بھروسا کریگا اب میں ناظرین کے واسطے اُن اغلاطوں
کا اقتباس کرتا ہوں دیکھو صفحہ ۲۱ - اب عیسائیوں کی سندات
کا حال سنئے وہ صرف ایک سند یعنے انجیل پیش کرتے ہیں سو
وہ بھی اصل زبان سے ترجمہ در ترجمہ ہے اور اُسکی معتبری
کا یہہ حال ہے کہ اب تک عیسائی خود شک میں پڑے ہوئے
ہیں کہ اصل زبان عبرانی تھی یا یونانی بعض کہتے ہیں کہ یونانی
اور بعض کہتے ہیں کہ عبرانی تھی - یہہ صریح غلط ہے حافظ جی البتہ
صاحب اگرچہ زبان عربی و فارسی وغیرہ سے واقف ہیں پر
یونانی و عبرانی بالکل نہیں جانتے - اگر ترجمہ در ترجمہ سے یہہ مراد
ہے کہ انجیل کے ترجمے اصل سے نہیں بلکہ ترجموں ہی سے ہوئے
ہیں تو یہہ قول حافظ صاحب کا غلط ہے البتہ شروع سے ترجمے
اُسکے ہوئے اور وہ ترجمے اب تک جاری ہیں لیکن اصل زبان
میں بھی کل انجیل اب تک موجود ہے اور آج کل کے ترجمے جیسے اردو
اور سنسکرت اور گجراتی اور عربی اور فارسی اور چینی اور
حبشی وغیرہ یہہ سب کے سب اسی زبان یعنے یونانی سے ہوئے ہیں
اور ہم یونانی انجیل روز پڑھتے ہیں اگر کسی کو شوق ہو دیکھنے یا
اپنے لئے لینے کا تو لاہور اور دہلی اور آگرہ اور الہ آباد اور کاشی
و کلکتہ وغیرہ بیبل سوسیٹی کے کتب خانہ میں بہت بکتی ہیں خریدلے
پھر حافظ صاحب صفحہ اوّل پر یوں تحریر کرتے ہیں چنانچہ اس کا
حال خاص و عام کو معلوم ہے کہ پادری صاحب مذکورہ (یعنی
پادری فنڈر صاحب) نے کسطرح محرف ہونے اناجیل مروجہ کا
اقرار صاف کیا - تعجب ہے کہ باوجود اس اقرار کے پادری
صاحب پھر اُسی انجیل محرف کی معتبری ثابت کرنا چاہتے ہم
کہتے ہیں کہ اُنہوں نے ہرگز اقرار نہیں کیا حافظ
صاحب کو لازم تھا کہ اس قول کے ثبوت میں کوئی حوالہ
دیتے + صفحہ ۳۶

یہہ جو آپ فرماتے ہیں کہ عیسائیوں نے ثبوت دینداری کے
واسطے اُن کتابوں کو کتب خانہ میں رکھ چھوڑا بالکل غلط اور
صریح جھوٹھ ہے کیونکہ اگر یہہ بات فی الواقع ہے تو ایک برناس
کی انجیل تو منگا کے پیش کر دیں نہیں تو دینداری عیسائیوں
کی بے ثبات ہوجائیگی سوا اسکے ہارنصاحب اپنی انٹروڈکشن
کی جلد اول کے تتمہ پانچ کی دفعہ ۲ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ
حواریوں کے عہد میں جھوٹھی اور جعلی کتابیں جو منسوب بمسیح
و حواریاں وغیرہ کی تھیں اور پہلے چار صدی والوں نے
اُنکو انجیل اور نامہ اور مشاہدات خطاب دیکر ذکر کیا ہے بہت
بڑھ گئیں اور اکثر اُنسے نیست ہوچکی ہیں اور بعض اب تک
موجود ہیں انتہی - مولوی عمادالدین صاحب نے صریح جھوٹھ
نہیں کہا بلکہ حافظ صاحب نے اُنکے مطلب کو پھیر دیا - جو مولوی
صاحب نے فرمایا ہے سو یہہ ہے کہ جعلی تصنیفیں کتب خانوں میں
حفاظت سے رکھی ہوئی ہیں - اگرچہ اُن میں سے اکثر نیست ہوگئی
ہیں تو مولوی عمادالدین صاحب کے قول میں کیا نقص عاید
ہوسکتا ہے کہ ثبوت دینداری کے لئے عیسائیوں نے کتب موضوعہ
سنداً کتب خانوں میں حفاظت سے رکھی ہیں - مراد اُنکی تو
صاف اُن کتابوں سے ہے جو بربادی سے بچ گئی ہیں - اگر پوچھو
کہ کس طرح سے وہ نیست ہوگئیں تو ہم کہتے ہیں کہ بہت وجہوں سے
اُن میں سے ایک یہہ ہے کہ مسلمانوں نے بہت کتابوں کو برباد کیا
یہاں تک کہ بعض بڑے کتب خانوں کو باعث تعصب کے جلا دیا
اور برناس کی انجیل کا جو نام لیتے ہیں ہم صرف اُسکی نسبت یہہ
کہتے ہیں کہ قدیمی کوئی ایسی انجیل نہیں ہے البتہ برناس کا ایک خط
آجتک جاری ہے اگر کوئی دیکھنا چاہے تو احمد گڈھ پادری صاحب
یعنے پادری فرنچ صاحب دیا پادری نیوٹن صاحب کے پاس جاکر
دیکھ لے اور اُمید ہے کہ صاحبان موصوف کتاب مذکورہ کو خوشی سے
دکھلا دینگے + صفحہ ۴۴

بموجب کہنے معترضین کے اصل اور ساختہ میں شناخت نہیں ہوتی
بلکہ ہر سال کمی و زیادتی کی گرم بازاری رہتی ہے اس حدتک کہ
ڈاکٹر گریسی بیک نے تین سو پچیس نسخے انجیل کے مقابلہ کئے تو ڈیڑھ
لاکھ اختلاف نکلا اس عبارت میں دو صریح غلطیاں ہیں اوّل یہہ
کہنے معترضین کے ہر سال کمی و زیادتی کی گرم بازاری رہتی ہے
یہہ معترضین کا نہیں بلکہ حافظ صاحب کا کہنا ہے - دوم یہہ کہ ڈاکٹر
گریسباخ صاحب نے ڈیڑھ لاکھ انجیل کا اختلاف نکالا - صاحب
موصوف جرمنی کا ایک مشہور عالم اور مجتہد تھا وہ اسطرح نہیں
فرماتے ہیں کیا مصنف صاحب عیسائیوں کو ایسا احمق سمجھتے
ہیں کہ وہ خود انجیل کی عبارات کو باہم مختلف کہہ کر اُسے
جھٹلادیویں اور پھر بھی اُسی انجیل کو قابل اعتبار سمجھیں
البتہ ڈاکٹر گریسباخ صاحب نے یہہ کہا ہے کہ انجیل کے مختلف
نسخوں کے مقابلہ کرنے سے ڈیڑھ لاکھ واری لکتیونیس -
(Variae Lectiones) نکلے تو حافظ صاحب کو
واجب تھا کہ ان لفظوں کی تشریح کرتے بحقیقت تو یہہ ہے کہ
حافظ صاحب نہ جرمن اور نہ انگریزی اور نہ لاطینی سے کچھ
واقفیت رکھتے ہیں اس حال میں لازم تھا کہ ان زبانوں
کے مصنفوں کے نام ایسے بھاری دعوے کے ثبوت میں نہ لیتے
اور اسی بات پر پھر اس اخبار کے اگلے پرچہ میں زیادہ تفصیل
بیان ہوگا + صفحہ ۴۵

یہہ کہنا انکا کہ فنڈر کی دلیلوں کا کسی نے جواب نہیں دیا ہم بطریق
مباہلہ جھوٹھے پر لعنت کرتے ہیں غلط گوئی آپکی تو مباحثہ اکبر
میں ہزاروں لوگوں نے دیکھ لی ہے مگر تحریر میں بھی آپ اس
کام میں شروع ہیں اور آپ صرف اُس پادری فنڈر صاحب

نازان میں جو مولوی رحمت اللہ صاحب کے خوف سے ملک ورنگ
آوارہ پھرتا رہا آخر کو کثرت انفعال سے خودکشی اختیار کی جیسا
کہ اُس طرف کے آنیوالے لوگوں سے دریافت ہوا آخر وہ تو اپنے
لائق جگہ پہنچے ہیں + صفحہ ۱۲۹

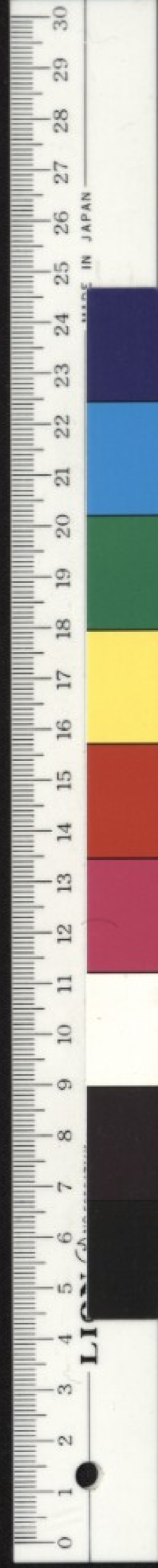
جواب الجواب میں پادری فنڈر صاحب کو جو چار ملک ہندوستان
چھوڑنا پڑا بلکہ خوف مباحثہ مولوی رحمت اللہ صاحب سے اپنی جان
عزیز کو بطریق ہدیہ نثار اقدام مولوی صاحب کر گئے - پھر صفحہ ۱۲۹
پادری فنڈر صاحب کا مولوی رحمت اللہ صاحب نے جیسا منہ
بند کیا وہ بھی حضور کے گوش گذار ہوا ہوگا اور پھر اُنکا دم میں
بادشاہ کے سامنے جاکر دعویٰ بحث ہونا اور مولویصاحب کا اُنہیں
دکھانا اور پادری صاحب کا باعث خجالت دنیا کو ہی ترک
کرنا بھی آپ پر روشن ہوگا اور خود اپنی ہی کیفیت جو اُنکو
میں مباحثہ کے وقت ظہور میں آئی تھی تو دل سے آپکو یاد
ہوگی - واضح ہو کہ پادری فنڈر صاحب نے خودکشی نہیں کی
یہ صرف صاحب موصوف پر بہتان ہے اور حافظ صاحب نے
اس بہتان کے ثبوت میں کوئی دلیل قوی پیش نہیں کی ہم
سوا اسکے کہ جیسا کہ اُسطرف کے آنیوالے لوگوں سے دریافت
ہوا نہ شاید حافظ صاحب کے اُس طرف کے آنیوالے دوست
واقف ہونگے پر اُنہوں نے فرمایا نہیں کہ کسطرف اور یہ
جو فرماتے ہیں کہ پادری فنڈر صاحب مولوی رحمت اللہ صاحب
کے خوف سے ملک در ملک آوارہ پھرتا رہا - سو یہ بھی مصنف
صاحب کی بھول ہے حقیقت پوچھو تو یہ ہے کہ پادری فنڈر صاحب
ہندوستان کو چھوڑ کے بحکم سوسیٹی استنبول کو گئے تا کہ اپنی کتابوں
کتابوں کا ترجمہ جو ہندوستانی کی تحریر تھیں ترکی زبان میں
کریں پھر انکے باعث بیماری کے وہ انگلستان کو تشریف
لے گئے اور وہاں جاکر ۱۸۶۵ء میں انتقال کیا صاحب موصوف
جرمنی کی سرحد میں پیدا ہوئے تھے ڈاکٹر صاحب نے اُنکا
پھر کہ جرمنی کو ... لیکن صاحب موصوف باعث بچنے جرمنی
ہوگئے تھے اور باعث اُسی کمزوری کے گئے انہوں

نے وفات پائی افسوس کہ حافظ صاحب بہادر بغیر دریافت
کرنیکے اپنی کتاب میں ایسی بڑی غلطیاں درج کرتے ہیں
بلکہ خودکشی کا بہتان تو کسی شخص پر لگانا نہ چاہئے کیا مصنف
صاحب نہیں جانتے کہ یہ ایک بڑا عیب ہے شاید کہ حافظ صاحب
بسبب نہ واقف ہونے علم ادب کے اسطرح کے بہتان و دروغ
عیب جوئی میں معذور ہوں افسوس کہ زندوں پر دشنام
اور بہتان لگانے میں اکتفا نہیں کرتے بلکہ متوفوں کو بھی
اسمیں شریک کرتے ہیں حافظ صاحب نے اُستاد کے شعر پر
بھی لحاظ نکیا جیسا کہا ہے **شعر** نام نیک رفتگان ضائع مکن
تا بماند نام نیکت یادگار + صفحہ ۸۴

خدا کے بیٹے ایک کو بھی منادی کرتے نہیں دیکھا - اچھا تو
ہم پوچھتے ہیں کہ اس سے مصنف صاحب کیا ثابت کرینگے
اگرچہ انہوں نے نہیں دیکھا تو کیا اُسکا یہ نتیجہ ہے کہ کل جہان
میں زمانہ مسیح سے آجتک کوئی بھی مبشر مسیحی نہیں ہے جو کہ
طمع دنیاوی سے خالی ہو مصنف صاحب تو بڑے سخت الزام
لگاتے ہیں جو کہ متعلق ہیں اور غیب کے شاید کہ حافظ صاحب
نے علم لاتی کو بھی حاصل کیا ہو ہر ایک کے دلی خیالات وحالات
کو بیان کرتے ہیں - صفحہ ۹۶ آپکے دیندار جنہوں نے دیدہ و
دانستہ اپنے مسئلہ کی تائید کے لئے گھٹا بڑھا دیا - آپکی دیندار
سے کیا مراد ہے اگر یہ ہے کہ سب مسیحی دیندار ایسی بے ایمانی
کرتے ہیں تو مصنف صاحب نے درست نہیں فرمایا اور اگر
یہ مراد ہے کہ بعض مصنف مسیحوں نے ایسا کیا تو منظور ہے مگر کیا
ثابت ہوا کیونکہ ہر مذہب میں بے ایمان لوگ پائے جاتے ہیں صفحہ
وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ مطبوعہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۴۷
میں قول جناب لوتھر صاحب کے جو مصلح دین عیسوی اور پیشوا
فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہیں اُنکی کتابوں سے یوں نقل کرتا ہے کہ
جناب ممدوح اپنی ایک کتاب کی تیسری جلد کے صفحہ چالیسویں
میں لکھتے ہیں کہ ہم دشمن ہیں اور نہ پڑھینگے موسیٰ کو اس لئے
کہ وہ صرف یہودیوں کے لئے تھا اور اُسکو ہم سے کسی چیز میں

علاقہ نہیں اور ایک دوسرے اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ہم نہ قبول
کرینگے موسیٰ کو اور نہ اُسکی توریت کو اس لئے کہ وہ تو دشمن عیسیٰ ہے
پھر لکھتے ہیں کہ موسیٰ تو جلادوں کا اُستاد ہے پھر لکھتے ہیں کہ دس حکموں کو
عیسائیوں سے کچھ علاقہ نہیں پھر لکھتے ہیں کہ دس حکموں کو خارج کرنا چاہئے تمام
بدعت ابھی موقوف ہو جاویگی کیونکہ یہ احکام چشمے سب بدعتوں
کے ہیں - ہم نہیں جانتے کہ یہ وارڈ صاحب کون ہے جسکا نام
حافظ صاحب لیتے ہیں اور علاوہ اسکے اُسکے نام سے ہم کو
کچھ غرض بھی نہیں ہے پر یہ تو بخوبی ہمکو معلوم ہے کہ لوتھر صاحب
نے کبھی ایسی واہیات نہیں لکھی ہے اگر حافظ صاحب کو شوق
ہو تو انگریزی وجرمنی ولاطینی زبانیں پڑھکے اُن تفسیروں
کو دیکھ لیں - صفحہ ۱۲۸ فرنگیوں کی سلطنت سے اکثر ملک قبضہ
اہل اسلام میں آگئے اور تھوڑی مدت بعد یہود مغلوب ہوگئے
چنانچہ ساری دنیا میں اکثر جگہ اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا - حافظ
صاحب ضرور صاحب علم ہونگے اور یورپ کے جغرافیہ اور تواریخ سے
خوب واقف ہونگے تو ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ فرنگیوں کی
سلطنت کس ملک کو کہتے ہیں اگر یورپ کہو تو یہ غلط ہے کہ اُسکے
اکثر ملک اہل اسلام کے قبضہ میں آئے کیونکہ سوائے ہسپانیہ کے
یورپ کا اور کوئی ملک اُنکے قبضہ میں نہیں آیا چند روز صدی
تک. سنہ ۷۳۲ء میں مسلمانوں کا لشکر فرانس میں آیا مگر کارل
مارٹیل بہادر کے ہاتھ سے ایسی شکست کھائی کہ پھر اس ملک
میں مسلمانوں نے جانیکا قصد نکیا پھر ۱۴۵۳ء میں اہل اسلام
ملک ترکستان پر غالب ہوئے چنانچہ اُنکی سلطنت آجتک وہاں
جاری ہے پر اب تو ایسی تنزل ہے کہ اگر انگریز اُسکو تقویت
نہ دیتے تو روسیوں کے ہاتھ سے کبھی نہ بچتے اگر عالم صاحب
ہسپانیہ کو فرنگیوں کی سلطنت سمجھتے ہیں تو البتہ درست ہے
پر وہ تو یورپ کا ایک ہی ملک ہے کسی سکول کے طالب العلم
سے دریافت کرلیں +

صفحہ ۱۵۶ پر حافظ صاحب نے پیدائش کے ۱۸-۲۰ کو محمد صاحب
کی ثبوت نبوت میں نقل کی ہے اور جگہ ترجمہ سے نبوت کا ثبوت



ہو سکتا ہے اُنہوں نے اصل عبرانی لفظوں کو فارسی حرفوں
میں لکھکر اپنے مطلب کے مطابق ترجمہ کیا اور یہہ آیت عبرانی میں
یوں ہے پیدایش کا ۱۷-۲۰- وَلِیشمعیل شمعتیخا ہنہ برختی اُتو وہرفیتی
اُتو وہربیتی اُتو بماد ماد وشنیم عشر نسیئم یولید ونتتیو لگوی گدول
یعنے میں نے اسمٰعیل کے واسطے تیری بات سنی ہاں میں اُسے برکت
دونگا ہے اور برومند کرونگا ہے اور افزایش دونگا بہت بہت اور بارہ سردار
ماد و ماد اور اُسکے بارہ رئیس و بادشاہ پیدا ہونگے اور میں اُسکی
بڑی امت بادشاہ بناؤنگا- پھر دو سطروں کے بعد فرماتے ہیں
یہہ تو خاص ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بشارت
ہے کیونکہ ماد ماد و محمد کا نام ہے جیسا کہ شفاء قاضی عیاض میں ہے
اب حافظ صاحب خوب اپنی بے علمی ظاہر کرتے ہیں ماد ماد کے
معنے محمد ہیں عالم صاحب موصوف نے کس لغت میں یہہ معنے پڑھے
ہیں بلکہ واضح ہو کہ زبان عربی میں ایسا کوئی بھی لفظ نہیں ہے
حقیقت میں عبرانی میں یوں لکھا ہے והרביתי אתו
במאד מאד ہرّبیتی اُتو بماد و ماد و- جسکے معنے
یہہ ہیں کہ میں اُسکو نہایت بڑھاؤنگا یعنے מאד اُود- صرف
اسم ظرف ہے اور اُسکے معنے ہیں بہت یا نہایت پر یہہ مولوی عظیم
مبحث محمدی فرماتے ہیں کہ یہہ لفظ ماد و ماد ہے اور اُسکے معنے محمد
ہیں آگے بھی ہم کہہ چکے ہیں کہ حافظ صاحب عبرانی زبان سے
ناواقف ہیں ورنہ ایسی غلطیاں نہ کرتے اور یہہ لفظ بہت مقاموں
پر یعنے نہایت کے آیا ہے اور اِسکے اور کوئی معنے نہیں ہیں
چنانچہ دیکھو ۱- سلاطین کا ۱۰-۳ و ۴- اُسکو جو تمہارے صاحب
کے بیٹوں میں سے اچھا اور لایق ہووے چُن لو اور اُسے
اُسکے باپ کے تخت پر بٹھاؤ اور اپنے صاحب کے گھر کے لئے
جنگ کرو لیکن وہ نہایت ہراسان ہوئے- عبرانی میں لکھا
ہے یعنے ויראו מאד وییراؤ مد
اود مد اود- شاید مفسر صاحب اِسکا یوں ترجمہ کرینگے کہ وہ ماد
ماد ہراسان ہوئے یعنے محمد ہراسان ہوئے- اُسکو بھی بشارات محمدی
میں شامل کر لیجئے- پھر پیدایش ۷-۹- میں یوں ہے- اور

پانی زمین پر بے نہایت بڑھ گیا- عبرانی میں لکھا ہے یعنے
והמים גברו מאד מאד
و ہمیم گابرو مد اود مد اود- حافظ صاحب اِس آیت کے
بھی یوں ہی معنے کرینگے اور پانی زمین پر محمد بڑھ گیا-
پھر پیدایش ۳۰-۴۳ آیت چاہئے کہ وہ مرد (یعنے یعقوب)
بڑھتا چلا گیا اور بہت سے گلوں اور بندیوں اور بندوں اور
اونٹوں اور گدھوں کا مالک ہوا- ויפרץ האיש
מאד מאד ویفروض ہئیش مد اود مد اود- اِسکے
بھی معنے یوں کریں کہ وہ مرد محمد بنا گیا- پھر ۲- سموئیل کا ۱۳-
۱۵- تب امنون نے اُسسے بڑی دشمنی پیدا کی
וישנאה אמנון שנאה גדולה
מאד ویسناہ امنون سناہ گدولاہ مد اود- حافظ صاحب
اِسکے بھی یوں معنے کرینگے امنون نے اُسسے محمد دشمنی کی کیا
خوب بشارتیں محمد صاحب کی نکلی ہیں اور ایسی اور بہت
ہیں توریت اور زبور اور انبیا کے صحیفہ میں- یہہ بڑے
تعجب کی بات ہے کہ حافظ صاحب جس کتاب کو الہامی نہیں
جانتے بلکہ اُسکو سراسر جھوٹھی کتاب تصور کرتے ہیں جیسا کہ
صفحہ ۲۶ پر لکھا ہے یعنے کہ کتب مقدسہ کا کچھ پتہ بھی نہیں لگتا
اور پھر صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے- ایک کتاب بلکہ ایک آیت بھی سند
متصل نہیں رکھتے ہو- اور پھر اُسی کتاب سے محمد صاحب کی نسبت
پیشین گوئیاں نکالتے ہیں تو حافظ صاحب کی ایسی تحریروں سے
صاف لیاقت اور بزرگی اور راستبازی ظاہر ہوتی ہے ناظرین
خود کسوٹی پر چڑھا کے دیکھ لینگے ہمارے بیان کرنیکی کچھ
حاجت نہیں ہے صفحہ ۵۱
توریت میں جبکہ بنی اسرائیل کے ساتھ بھائیوں کا لفظ آوے
تو وہاں بنی اسمٰعیل اور بنی عیص مراد ہونگی جو شخص خلاف ثابت
کریگا جواب دیا جائیگا- اب ہم جواب کے منتظر ہو کے اِسکے
خلاف ثابت کرتے ہیں اور اِسکے خلاف کے ثبوت میں چند آیات
پیش کیجاتی ہیں کہ جن سے ناظرین کو بخوبی معلوم ہو جائیگا

کہ جب توریت میں بنی اسرائیل کے ساتھ بھائیوں کا لفظ
آوے تو وہاں بنی اسمٰعیل اور بنی عیص سے ہمیشہ مراد نہیں
ہوتی بلکہ برخلاف اِس دعوے کے اکثر بنی اسرائیل کے بارہ
فرقوں سے مراد ہوتی ہے چنانچہ دیکھو پیدایش ۳۷-۹-۱۰
پھر اُسنے دوسرا خواب دیکھا کہ سورج اور چاند اور گیارہ ستارے
نے مجھے سجدہ کیا اور اُسنے یہہ اپنے باپ اور بھائیوں سے
بیان کیا تب اُسکے باپ نے اُسے ڈانٹا اور اُسے کہا کہ یہہ کیا
خواب ہے جو تو نے دیکھا ہے کیا میں اور تیری ما اور تیرے
بھائی سچ مچ تیرے آگے زمین پر جھک کے تجھے سجدہ کرینگے
پھر اسی باب کی ۱۳ و ۱۴ آیت میں اور بھی زیادہ صاف لکھا
ہے- تب اسرائیل نے یوسف کو کہا کیا تیرے بھائی سکم میں
نہیں چراتے ہیں آ میں تجھے اُنکے پاس بھیجوں اُسنے اُسے
کہا کہ میں حاضر ہوں اور اُسنے کہا کہ جا کے اپنے بھائیوں
اور گلوں کو سلامت دیکھے اور مجھ پاس خبر لاوے سو اُسنے
اُسے حبرون کی وادی سے بھیجا اور وہ سکم میں آیا- پھر
پیدایش کی ۴۸-۲۲-اور اُسکے سوا میں نے تجھے تیرے بھائیوں
کی بہ نسبت ایک حصہ جو میں نے امورون کے ہاتھ سے اپنی تلوار
اور کمان سے نکالا زیادہ دیا- اگر ناظرین اِس باب کو پڑھیں
تو معلوم ہوگا کہ حضرت یعقوب یوسف کے دونوں بیٹوں کو برکت
دے رہے ہیں اور یہاں بھائیوں سے صاف بنی اسرائیل
مراد ہیں حافظ صاحب موصوف کس طرحسے بنی اسمٰعیل اور بنی
عیص کے نام یہاں لائینگے- پھر پیدایش کے ۴۹-۸- اے یہوداہ
تیرے بھائی تیری مدح کرینگے تیرا ہاتھ تیرے بیریوں کی
گردن میں ہوگا تیرے باپ کی اولاد تیرے حضور جھکینگے
اِس باب میں حضرت یعقوب اپنے بارہ بیٹوں کو برکت دے
رہے ہیں اور اِس آیت میں یہوداہ کو برکت دیتے ہیں تو
کس طرحسے لفظ بھائیوں سے بنی اسمٰعیل اور بنی عیص مراد
ہو سکتی ہیں- پھر گنتی کا ۸-۲۶- پر جماعت کے خیمے میں اپنے
بھائیوں کے ساتھ نگہبانی کا کام کیا کریں اور خدمت ہرگز نہ کریں

تو اور بوں سے اُنکی نگہبانی کی بابت یوں ہی کیجیو۔ آیت ہذا
میں خداوند لاویوں کی نسبت موسی کو دیتا ہی سو حافظ صاحب
اسمیں بنی اسمٰعیل اور بنی عیص کو کیونکر کھینچ لا دینگے کیونکہ انکو
خیمے سے کچھ علاقہ نہیں تھا۔ پھر اسی کتاب کے ۲۰-۳- میں
یوں لکھا ہی۔ اور اُن لوگوں نے موسی سے جھگڑا کیا اور
کہا کہ اے کاش کہ جب ہمارے بھائی خداوند کے آگے مرگئے
ہم بھی مرجاتے۔ پھر استثنا کی کتاب کا ۱۵-۷- دیکھو اور
اگر تمہارے بیچ تمہارے بھائیوں میں سے تیرے کسی پھاٹک
کے اندر تیری اُس سرزمین پر جسے خداوند تیرا خدا تجھے دیتا
ہی کوئی مفلس ہوئے تو اُسے سخت دل مت کیجیو اور اپنے مفلس
بھائی کی طرف سے اپنا ہاتھ مت بند کیجیو۔ پھر اسی کتاب
کے ۱۷-۱۵- میں لکھا ہی۔ تو اپنے بھائیوں میں سے ایک
کو اپنے اوپر بادشاہ مقرر کیجیو اور کسی اجنبی کو جو تیرا بھائی
نہیں اپنے اوپر بادشاہ قایم نہ کرنا۔ پھر اسی کتاب کے
۲۴-۱۴ میں یوں لکھا ہی۔ تو اپنے غریب اور محتاج چاکر پر ظلم
مت کرنا خواہ وہ تیرے بھائیوں میں سے ہو خواہ اُن پردیسیوں
میں جو تیری زمین پر تیرے پھاٹکوں کے اندر رہتے
ہوں۔ پھر قاضیوں کا ۱۴-۳- تب اُسکے باپ اور اُس
کی ماں نے اُس سے کہا (یعنے شمسون سے) کیا تیرے بھائیوں
کی بیٹیوں میں اور میری ساری قوم میں کوئی عورت
نہیں ہی جو تو نامختون فلستیوں میں سے جورو کیا چاہتا ہی
پھر قاضیوں کے ۲۰-۱۳- بنی بنیمین نے اپنے بھائیوں
بنی اسرائیل کا کہنا نہ مانا۔ اب اِن آیتوں کے ساتھ استثنا
کے ۱۸-۱۸- کا مقابلہ کرنا چاہئے میں اُنکے لئے اُنکے بھائیوں
میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا۔ تو معلوم ہوگا کہ محاورہ
اِن سب آیتوں کا ایک ہی اور اِن سب آیتوں میں لفظ
بھائی سے بنی اسرائیل ہی مراد ہیں نہ کہ بنی عیص و بنی
اسمٰعیل اب ناظرین خود غور کریں کہ اِن آیتوں میں لفظ
بھائی سے کسطرح بنی اسمٰعیل اور بنی عیص مراد ہو سکتے ہیں

اور اگر حافظ صاحب اسیطرح بے جانے بوجھے لکھا کرینگے تو
اُنکی دروغگوئی کے سبب سے کوئی اُنکی تحریر پر نظر نہ کریگا اور
نہ اُنکے سوال کا جواب دیگا +

پھر صفحہ ۱۲۱- پر حافظ صاحب پادری عمادالدین کے قول
کے جواب میں لکھتے ہیں۔ یہہ ذکر کسی انجیلی نے لکھا ہی متی اور
یوحنا جو اُسوقت حسب زعم عیسائیان پاس تھے وہ تو اِس
معاملے کو مطلقا نہیں لکھتے البتہ لوقا و مرقس اختصار لکھتے ہیں
چنانچہ لوقا باب ۲۴ ورس ۵۰ میں ہی۔ تب وے اُنہیں
وہاں سے باہر بیت عنیا تک لیگیا اور اپنے ہاتھ اُٹھاکے
اُنہیں برکت دی (۵۱) اور ایسا ہوا کہ جب وہ اُنہیں برکت
دے رہا تھا اُنسے جُدا ہوا اور آسمان پر اُٹھایا گیا انتہی
اور مرقس باب ۱۶- ورس ۱۹ میں ہی۔ خداوند اُنہیں
یہہ فرماکے آسمان پر جا تارہا انتہی۔ پس دیکھو کہاں یہہ
عبارت کہ اُنکے سامنے آسمان پر گیا اور کہاں یہہ کہ اُن
سے جُدا ہوکر آسمان پر گیا اور بادلوں کا ذکر تک نہیں
اسکے سوا لوقا و مرقس کے لکھنے کا اعتبار کیا ہی۔ اِستعجاب
پر حافظ صاحب کیسے بیباک ہوگے مولوی صاحب کو جھوٹھا
کرتے ہیں پر اقتباس ہذا پر غور کرنے سے ناظرینوں پر
بخوبی ظاہر ہو جاویگا کہ حافظ صاحب یا تو بالکل کتاب
اقدس سے ناواقف ہیں یا جاہلوں کو دھوکہ دینے کے
واسطے اِثبات سے اِنکار کیا ہی کیونکہ اگر واقف ہوتے تو
اِسطرح سے مولویصاحب کے قول کو انجیل کے خلاف نہ بتلاتے
اب ناظرین اِنصاف کریں کہ دروغ کسکا ہی کیونکہ مولوی
صاحب کے قول کے مطابق اِنجیل مقدس میں لکھا ہی
چنانچہ دیکھو رسولوں کا اعمال ۱-۹- اور وہ یہہ کہکے اُن
کے دیکھتے ہوئے اوپر اُٹھایا گیا اور بدلی نے اُسے اُنکی
نظروں سے چھپالیا۔ اور مرقس و لوقا کی بی اعتباری کی
نسبت آگے جواب دیا جائیگا +

پھر صفحہ ۱۷۷ و ۱۷۸- پر اسطرح لکھا ہی کہ عروج آسمان
تک کل اکیسو میں مسیحی ہوئے جیسا کہ اعمال کے پہلے باب
میں ہی۔ اِس باب میں یوں لکھا ہی آیت بارہ سے پندرہ تک
تب وے اُس پہاڑ سے جو زیتون کا کہلاتا ہی یروسلم سے
نزدیک بلکہ فقط ایک سبت کی منزل دور ہی یروسلم کو پھرے
اور جب داخل ہوئے تو ایک بالاخانہ پر گئے وہاں پطرس
اور یعقوب اور یوحنا اور اندریاس فلپوس اور توما برتھولما
اور متی حلفا کا بیٹا یعقوب اور شمعون زیلوتیس اور یعقوب
کا بھائی یہودہ رہتے تھے یہہ سب عورتوں اور عیسیٰ کی
ماں مریم اور اُسکے بھائیوں کے ساتھ ایک دل ہوکے
دعا اور منت کر رہی تھی اُنہیں دنوں پطرس شاگردوں
کے درمیان اُن سب کے نام لکھے اکیسو بیس کے قریب
تھے کھڑا ہوکے بولا۔ اِن آیتوں سے صاف ظاہر ہی کہ
اِس مقام پر اُن شاگردوں کا ذکر ہی جو اُس بالاخانہ
میں دعا کے لئے جمع تھے اور کس دلیل سے مصنف صاحب
کہتے ہیں کہ عروج تک کل مسیحی صرف اکیسو میں تھی شاید
حافظ صاحب نے ابھی تک کل انجیل قدس کو نہیں دیکھا
ہی اور یہہ سُنی سنائی باتیں لکھدی ہیں کیونکہ اگر کل انجیل
کو پڑھا اگر ایک دفعہ بھی سُنا ہوتا تو اس طرح کی غلطیاں
ذکرتے دیکھو اکرنتیوں کے ۱۵-۶ میں صاف لکھا ہی کہ
ایک دفعہ خداوند مسیح پانچسو بھائیوں سے زیادہ کو دکھائی
دیا اور یہہ تو عروج کے پیشتر کا ذکر ہی شاید حافظ صاحب
اِس مقام پر بھائیوں کا لفظ بنی اسمٰعیل اور بنی عیص پر
لگاتے ہونگے +

خوشخبری میاں داس سابق ہیڈ کلارک کوٹ صاحب جال جوڈیشل
سرشتہ دار عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور جو [illegible]
میں مذہب عیسائی اختیار کرکے پھر واپس چلا گیا تھا اب
اپنے گناہ سے توبہ کرکے اور یہہ معلوم کرکے کہ مسیح کے سوا
اور کوئی تسلی بخش نہیں پھر جماعت مسیحی میں شامل
ہو گیا ہی +

بمطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب چھپا

